ثانویہ عامہ تنظیم المدارسِ اہلسنت پاکستان کے تحت پرچہ صرف کی مکمل تیاری کیلئے بیمثال نوٹس

تحفہ رسولیہ

المعروف

خلاصہ علم الصیغہ سوالاً جواباً

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا

حاجی نذیر احمد مہروی صاحب

(بانی و مہتمم دار العلوم غوثیہ مہریہ چوک شاہ عباس ملتان)

ناشر

مکتبہ غوثیہ مہریہ

دار العلوم غوثیہ مہریہ رجسٹرڈ ملتان

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں
اس کتاب کی اشاعت کے جملہ حقوق بحق مکتبہ غوثیہ مہریہ ملتان قانونی
معاہدے کے تحت محفوظ ہیں۔اس کتاب کا کوئی حصہ مکتبہ غوثیہ مہریہ
ملتان کی اجازت کے بغیر شائع کرنے کی اجازت نہیں ہے۔
خلاف ورزی پہ قانونی کاروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔
درس نظامی کرنے والے طلبہ وطالبات کے لیے مفید لنکس
فیس بک پیج
Ghousia Mehria Multan
تنظیم المدارس اپڈیٹس
Ghousia Mehria Multan
درس نظامی کتب وشروحات ویب سائٹ
Ghousia Mehria.Com
وٹس ایپ
حافظ محمد حسنین اسدی 03015879123

تحفه رسولیه

المعروف

خلاصه علم الصیغه سوالاً جواباً

تحریر

استاذ العلماء حضرت علامہ

مولانا حاجی نذیر احمد مہروی صاحب

بانی ومہتمم دار العلوم غوثیہ مہریہ چوک شاہ عباس ملتان

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال:- **کلمہ** کی تعریف واقسام بیان کریں؟

جواب:- **کلمہ** لفظِ موضوع مفرد کو کہتے ہیں اوراس کی تین قسمیں ہیں (۱)**فعل** (۲)**اسم** (۳)**حرف**۔

سوال:- لفظ دَیۡزٌ کلمہ ہے یانہیں اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو اس کی وجہ تحریر کریں؟

جواب:- صاحبِ علم الصیغہ نے کلمہ کی تعریف اس طرح کی ہے ''کلمہ لفظ موضوع مفرد را گویند'' اس تعریف میں لفظِ موضوع سے مراد با معنٰی لفظ ہے اور دَیۡزٌ مہمل اور بے معنٰی ہے لہٰذا یہ لفظ نہیں ہے۔

سوال:- مصنف نے تقسیم کلمہ میں فعل کو پہلے ذکر کیوں کیا؟

جواب:- اس لئے کہ علم صرف میں تغیرات سے بحث ہوتی ہے اور تغیرات فعل میں زیادہ ہیں (یعنی علم صرف کی ابحاث کا تعلق سب سے زیادہ فعل سے ہے)

سوال:- **کلمہ** کی اقسام ثلاثہ کی تعریف کریں؟

جواب:- (۱)**فعل**: وہ کلمہ ہے جو معنٰی مستقبل پر دلالت کرے اور ازمنہ ثلاثہ یعنی ماضی، حال اور استقبال میں سے کوئی زمانہ اس میں ہو جیسے ضَرَبَ۔ (۲)**اسم**: وہ کلمہ ہے جو بغیر ازمنہ ثلاثہ کے معنی مستقل پر دلالت کرے جیسے رَجُل۔ (۳)**حرف**: وہ کلمہ ہے جو معنٰی غیر مستقل پر دلالت کرے جیسے مِنۡ، اِلیٰ۔

سوال:- معنٰی وزمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:- تین قسمیں ہیں۔ (۱)**ماضی** (۲)**مضارع** (۳)**امر**۔ اس لئے کہ فعل کا آخر عامل لفظی کے بغیر یا تو مفتوح ہوگا یا مرفوع یا موقوف پہلا ماضی دوسرا مضارع اور تیسرا امر ہے۔

سوال:- **فعل** کی اقسامِ ثلاثہ کی تعریف کریں؟

جواب:- (۱)**ماضی**: وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانہ میں کسی معنی کے واقع ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے فَعَلَ (اُس ایک مرد نے کیا) (۲)**مضارع**: وہ فعل ہے جو زمانہ موجودہ یا آئندہ میں کسی معنی کے واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے یَفۡعَلُ (وہ ایک مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں کرتا ہے یا کرے گا) (۳)**امر**: وہ فعل ہے جو فاعلِ مخاطب سے زمانہ آئندہ میں

کسی کام کی طلب پر دلالت کرے جیسے اِفۡعَلۡ (تو ایک مرد زمانہ آئندہ میں کر)

سوال:- ماضی ومضارع **معروف ومجہول** کی تعریف کریں؟

جواب:- ماضی ومضارع میں اگر فعل کی نسبت فاعل یعنی کام کرنے والے کی طرف ہوتو وہ **معروف** ہے جیسے ضَرَبَ اور یَضۡرِبُ اور اگر فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہو یعنی جس پر کام واقع ہوا ہے تو وہ **مجہول** ہے جیسے ضُرِبَ اور یُضۡرَبُ۔

سوال:- کیا **امر** بھی مجہول ہوتا ہے؟

جواب:- نہیں! کیونکہ اصلی **امر** مصنف کے نزدیک **امر حاضر معروف** میں منحصر ہے اور امر کی مذکورہ تعریف بھی صرف امر حاضر معروف پر صادق آتی ہے (مضارع مجزوم بلام کو مجازاً **امر** کہہ دیا گیا ہے)

سوال:- حروفِ اصلیہ کے اعتبار سے اقسامِ فعل بیان کریں؟

جواب:- حروفِ اصلیہ کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) **ثلاثی** کہ جس کے صیغہ واحد مذکر غائب ماضی میں تین حروف اصلی ہوں جیسے ضَرَبَ۔ (۲) **رباعی** جس کی ماضی کے مذکورہ صیغہ میں چار حروف اصلی ہوں جیسے بَعۡثَرَ

سوال:- حروفِ اصلیہ وزائدہ کی پہچان کیا ہے؟

جواب:- صرفیوں نے حرف اصلی اور حرف زائد کی پہچان کے لئے فا، عین اور لام کو ثلاثی میں، فا، عین اور دو لام کو رباعی میں اور فا، عین اور تین لام کو خماسی میں میزان ومعیار مقرر کیا ہے لہٰذا جو حرف ان میں سے کسی ایک حرف کے مقابلے میں ہوگا وہ اصلی کہلائے گا اور جو ان میں سے کسی کے مقابلے میں نہیں ہوگا وہ زائد کہلائے گا۔

سوال:- اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:- اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) **صحیح**۔ (۲) **مہموز**۔ (۳) **مضاعف**۔ (۴) **معتل**۔ انہیں اقسام اربعہ کو بعض نے ہفت اقسام سے تعبیر کیا ہے جو درج ذیل شعر میں موجود ہیں۔

صحیح است ومثال است ومضاعف　　　لفیف وناقص ومہموز واجوف

اور انہیں اقسام کو بعض نے دس اقسام سے تعبیر کیا ہے جو درج ذیل رباعی میں موجود ہیں۔

چوں اسم وفعل دہ اقسام دارند　　　دریں یک بیت جملہ شد مؤلف

یک صحیح و دو لفیف وزاں سہ مہموز　　　مثال واجوف وناقص مضاعف

سوال:- حروف علت کی تعداد اور وجہ تسمیہ بیان کریں۔

جواب:- حرف علت نام کردند واوٗ الف و یائے را　　　ہر کہ را درد ے رسد لا چار گوید وائے را

یعنی حروف علت تین ہیں واوٗ، الف اور یاء جن کا مجموعہ **وای** ہے۔

وجہ تسمیہ: یہ مجموعہ مریض شدت الم کے وقت کہتا ہے اس لئے ان کو حروف علت کہتے ہیں۔

سوال:- اقسام اسم بیان کریں؟

جواب:- اسم کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) **مصدر** ۔ اسکی تعریف کرتے ہوئے حضرت صدر الشریعہ کے شاگرد رشید علامہ مفتی عبد الرشید فتحپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (**شعر**) صیغے نکلیں جس سے مصدر اس کو جان ☆ اُس کے آخر دن ہو یا تن اے جوان

(۲) **مشتق** جو فعل سے نکالا گیا ہو جیسے ضَارِبٌ۔ (۳) **جامد** جو نہ مصدر ہو نہ مشتق جیسے رَجُلٌ۔

سوال:- وہ کون سے اسماء ہیں جو فعل کی مثل ثلاثی، رباعی، مجرد اور مزید فیہ ہوتے ہیں، نیز صحیح وغیرہ دس قسموں میں منقسم ہوتے ہیں؟

جواب:- ایسے اسم دو ہیں (۱) **مصدر** (۲) **مشتق**۔

سوال:- تعداد حروف کے اعتبار سے اسم جامد کی اقسام بیان کریں؟

جواب:- اسم جامد کی درج ذیل چھ قسمیں ہیں۔ (۱) ثلاثی مجرد (۲) ثلاثی مزید فیہ (۳) رباعی مجرد (۴) رباعی مزید فیہ (۵) خماسی مجرد (۶) خماسی مزید فیہ۔ (خماسی صرف اسم جامد ہوتا ہے مصدر یا مشتق خماسی نہیں ہوتا)

سوال:- انواعِ حروف کے اعتبار سے اسم جامد کی اقسام بیان کریں؟

جواب:- انواعِ حروف کے اعتبار سے اسم جامد کی دس اقسام ہیں صحیح، مہموز وغیرہ۔

سوال:- فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد کے کتنے اور کون کونسے اوزان ہیں؟

جواب:- اس کے تین اوزان ہیں (۱) فَعَلَ (۲) فَعِلَ (۳) فَعُلَ۔

سوال:- ہر ایک وزن ماضی سے اس کا مضارع تحریر کریں؟

جواب:- ماضی فَعَلَ سے مضارع کے تین وزن آتے ہیں۔ (۱) یَفعُلُ (۲) یَفعِلُ (۳) یَفعَلُ۔ اور ماضی فَعِلَ کے دو مضارع آتے ہیں۔ (۱) یَفعَلُ (۲) یَفعِلُ۔ اور ماضی فَعُلَ کا ایک مضارع ہے۔ (۱) یَفعُلُ۔

ہر ایک ماضی کو اس کے مضارع کے ساتھ ملانے سے ایک باب بنتا ہے اس لئے ثلاثی مجرد کے چھ باب ہیں۔
(۱) فَعَلَ یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ (۲) فَعَلَ یَفْعَلُ جیسے فَتَحَ یَفْتَحُ۔ (۳) فَعَلَ یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ۔ (۴) فَعِلَ یَفْعَلُ جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ۔ (۵) فَعِلَ یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ۔ (۶) فَعُلَ یَفْعُلُ جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ۔

سوال:- ایسے عامل کتنے اور کونسے ہیں جو مضارع پر داخل ہو کر صرف معنیٰ میں عمل کرتے ہیں؟

جواب:- یہ دو ہیں ایک کلمہ مَا اور دوسرا لَا جیسے مَا یَضْرِبُ اور لَا یَضْرِبُ، نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا وہ ایک مرد۔ (لفظ مَا اور لَا سے لفظ مضارع میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں آئی)

سوال:- ایسے حروف کتنے اور کون کون سے ہیں جو مضارع میں لفظاً اور معنًی عمل کرتے ہیں؟

جواب:- یہ دو قسم کے حروف ہیں۔ **اوّل** حروف ناصبہ جیسے لَنْ ناصبہ یہ فعل مضارع کے پانچ صیغوں میں نصب دیتا ہے۔ سات صیغوں سے نون اعرابی گراتا ہے (یہ حرف ناصب کا لفظی عمل ہے) اور مضارع مثبت کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے (یہ حرف ناصب کا معنوی عمل ہے) جیسے لَنْ یَّضْرِبَ (اَنْ، کَیْ اور اِذَنْ بھی لَنْ جیسا عمل کرتے ہیں)
دوم حروف جازمہ جیسے لَمْ یہ فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو جزم دیتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گراتا ہے اور مضارع کو ماضی منفی کے معنٰی میں کر دیتا ہے۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ نہیں مارا اس ایک مرد نے۔

سوال:- نون ثقیلہ کے لاحق ہونے سے مضارع میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

جواب:- (۱) نون ثقیلہ کے لاحق ہونے سے مضارع کا آخر پانچ صیغوں (یَفْعَلُ تَفْعَلُ تَفْعَلُ اَفْعَلُ نَفْعَلُ) میں مفتوح ہو جاتا ہے۔ (۲) تثنیہ کے صیغوں سے نون اعرابی گر جاتا ہے اور الف تثنیہ باقی رہتا ہے اور صیغہ جمع مذکر میں واؤ اور واحد مؤنث حاضر میں یاء گر جاتی ہے لیکن واؤ سے پہلے ضمہ اور یاء سے پہلے کسرہ باقی رہتا ہے تاکہ واؤ اور یاءِ محذوفہ پر دلالت کرے اور نون اعرابی گر جاتا ہے۔ (۳) جمع مؤنث غائب و حاضر میں نون جمع اور نون ثقیلہ کے درمیان الف فاصل لایا جاتا ہے تاکہ تین نون جمع نہ ہوں (جمع مؤنث کا نون اعرابی نہیں بلکہ یہ نون ضمیری ہے اس لئے نون ثقیلہ لاحق ہونے سے یہ باقی رہتا ہے)۔ (۴) نون ثقیلہ لاحق ہونے سے مضارع سے زمانہ حال ختم ہو جاتا ہے اور اس میں صرف زمانہ مستقبل رہ جاتا ہے۔

سوال:- نون خفیفہ کے احکام نون ثقیلہ جیسے ہیں یا ان میں کوئی فرق ہے؟

جواب:- صرف اتنا فرق ہے کہ نون خفیفہ صیغہائے ذوات الالف میں لاحق نہیں ہوتا تا کہ دو ساکن جمع نہ ہو جائیں اسکے باقی احکام ثقیلہ جیسے ہیں۔

بحث امر ونہی

سوال:- امر حاضر بنانے کا مفصل طریقہ بیان کریں؟

جواب:- امر حاضر معروف مضارع حاضر معروف سے درج ذیل طریقہ سے بنایا جاتا ہے۔ (الف) علامت مضارع حذف کر کے دیکھیں اگر بعد والا حرف متحرک ہو تو آخر کو ساکن کر دیں اگر آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے تَعِدُ سے عِدْ اگر آخر میں حرف علت ہو تو گرا دیں جیسے تَقِیُ سے قِ (علامتِ مضارع کو حذف کیا جس کا بعد والا حرف متحرک ہے لہٰذا آخر میں وقف کیا اور یاء بوجہ وقف گر گئی تو قِ ہوا) (ب) اگر علامت مضارع کا مابعد ساکن ہو تو (۱) شروع میں ہمزہ وصل مضموم لائیں اگر عین کلمہ مضموم ہو اور آخر کو ساکن کر دیں۔ جیسے تَنۡصُرُ سے اُنۡصُرۡ۔ اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو گرا دیں۔ جیسے تَدۡعُوۡ سے اُدۡعُ۔ (۲) عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو اول میں ہمزہ وصل مکسور لائیں اور آخر کو ساکن کر دیں اگر آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے تَضۡرِبُ سے اِضۡرِبۡ ورنہ حرف علت گرا دیں جیسے تَرۡمِیُ سے اِرۡمِ۔

فائدہ: عین مضارع مفتوح ہونے کی صورت میں امر کا ہمزہ وصلی مفتوح نہیں آتا تا کہ مضارع متکلم سے التباس نہ ہو۔

سوال:- اِرۡمُوۡا میں ہمزہ وصل مضموم کیوں نہیں حالانکہ تَرۡمُوۡنَ میں عین کلمہ مضموم ہے؟

جواب:- اگر چہ موجودہ شکل میں تَرۡمُوۡنَ کا عین مضموم ہے مگر اصل میں مکسور ہے کیونکہ اصل میں تَرۡمِیُوۡنَ تھا۔

سوال:- جِیۡٔ صیغہ امر حاضر معلوم میں مہموز کا پہلا قانون جاری کر کے اُس کو جِیۡ پڑھنا بھی جائز ہے کیا جِیۡ کے یاء کو گرا کر اس کو "جِ" پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- یہ جائز نہیں اس لئے کہ امر بناتے وقت وہ حرف علت گرایا جاتا ہے جو اصلی ہو یعنی کسی سے بدلا ہوا نہ ہو اور لفظ جِیۡ کی یاء ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے۔

سوال:- امر سے نون اعرابی کیوں ساقط ہو جاتا ہے؟

جواب:- اس لئے کہ یہ نون علامت معرب ہے اور **امر** مبنی الاصل ہے۔

سوال:- نہی کی تعریف اور لائے نہی کا عمل تحریر کریں؟

جواب:- نہی وہ فعل ہے جس میں کسی کام سے روکا جائے لائے نہی کا عمل یہ ہے کہ پانچ جگہ مضارع کے آخر میں جزم دیتا ہے اور سات جگہ نون اعرابی گرادیتا ہے۔

بیان اسماءِ مشتقہ

سوال:- بصریوں کے نزدیک فعل سے مشتق ہونے والے اسماء کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب:- بصریوں کے نزدیک اسماء مشتقہ چھ ہیں۔ (۱)**اسم فاعل** (۲)**اسم مفعول** (۳)**اسم تفضیل** (۴)**صفت مشبہ** (۵)**اسم ظرف** (۶)**اسم آلہ**۔

سوال:- **اسم فاعل** کی تعریف اور ثلاثی مجرد سے اس کا وزن سپرد قلم کریں۔

جواب:- اسم فاعل وہ ہے جو کام کرنے والے کی ذات پر دلالت کرے اور ثلاثی مجرد سے یہ فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَارِبٌ۔

سوال:- **اسم مفعول** کی تعریف اور ثلاثی مجرد سے اس کا وزن تحریر کریں۔

جواب:- **اسم مفعول** وہ ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہو یہ ثلاثی مجرد سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَضْرُوْبٌ۔

سوال:- اسم فاعل اور اسم مفعول کے صرف چھ چھ صیغے کیوں آتے ہیں؟

جواب:- ان میں صفات لازمہ یعنی تذکیر و تانیث، وحدت، تثنیہ اور جمع کا اعتبار کیا گیا ہے اس لئے ان کے چھ چھ صیغے ہیں (اور فعل جو اِن کی اصل ہے اس میں صفات غیر لازمہ یعنی غائب، مخاطب اور متکلم کا بھی اعتبار کیا گیا ہے اس لئے اس کے ۱۴ صیغے ہیں)

سوال:- **اسم تفضیل** کی تعریف اور ثلاثی مجرد سے اس کا وزن لکھیں؟

جواب:- **اسم تفضیل** وہ ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں فاعلیت کا معنٰی دوسروں کی بہ نسبت زیادہ پایا جاتا ہو یہ ثلاثی مجرد سے اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اور غیر ثلاثی مجرد سے اس وزن پر نہیں آتا۔

سوال:- کیا ثلاثی مجرد رنگ وعیب سے اسم تفضیل اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے؟

جواب:- نہیں! کیونکہ ثلاثی مجرد رنگ وعیب سے اَفْعَلُ کے وزن پر صفت مشبہ آتی ہے لہٰذا اس وزن پر اسم تفضیل نہیں آتا تا کہ اشتباہ نہ ہو۔

سوال:- جس مادہ میں رنگ یا عیب کے معنی ہوں اس سے اسم تفضیل اَفْعَلُ کے وزن پر کیوں نہیں آتا اور صفت مشبہ کیوں آتی ہے؟

جواب:- اس لئے کہ رنگ اور عیب میں استمرار ہے یعنی رنگ یا عیب جب کسی کے ساتھ قائم ہو جائے تو ہمیشہ قائم رہتا ہے اور صفت مشبہ میں بھی دوام واستمرار ہے اس لئے اس وزن پر صفت مشبہ آتی ہے، لیکن اسم تفضیل میں حدوث ہوتا ہے مثلاً زَیْدٌ اَضْرَبُ مِنْ عَمْرٍو سے مراد یہ ہے کہ زید عمرو کے مقابلے میں زیادتی ضرب کے ساتھ متصف ہے پس صفت ضَرْب زید سے صادر ہو کر ختم ہوگئی اس لئے اسم تفضیل لون وعیب سے اَفْعَلُ کے وزن پر نہیں آتا۔

سوال:- رنگ وعیب کے مادہ میں معنیٰ تفضیل کیسے ادا کریں گے؟

جواب:- مصدر منصوب پر لفظ اَشَدُّ وغیرہ بڑھا کر جیسے اَشَدُّ حُمْرَۃً، اَشَدُّ صَمَماً۔

سوال:- **جمع سالم وجمع تکسیر** کی تعریف مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب:- (الف) **جمع سالم** اس کو کہتے ہیں جس میں واحد کا وزن باقی رہے جیسے اَفْعَلُوْنَ اور فُعْلَیَاتٌ کہ ان دونوں میں واحد (اَفْعَلُ اور فُعْلٰی) کا وزن باقی ہے ٹوٹا نہیں ہے۔ (ب) **جمع تکسیر** وہ ہے جس کے واحد کا وزن جمع میں باقی نہ رہے جیسے اَفَاعِلُ یہ اَفْعَلُ کی اور فُعَلٌ یہ فُعْلٰی کی جمع تکسیر ہے۔

سوال:- **صفت مشبہ** کی تعریف اور صفت مشبہ واسم فاعل کے درمیان فرق واضح کریں؟

جواب:- صفت مشبہ وہ اسم ہے جو کسی ذات کے معنی مصدری کے ساتھ بطور ثبوت متصف ہونے پر دلالت کرے۔ **بطور ثبوت** کا معنی یہ ہے کہ اس ذات کے لئے معنی مصدری ہمیشہ ثابت ہے اور کبھی اس سے جدا نہ ہوگا جیسے سَمِیْعٌ، اس ذات کو کہتے ہیں جس کے لئے سننے کی صفت ہمیشہ کے لئے ثابت ہوحتی کہ جس وقت وہ ذات نہیں سن رہی اس وقت بھی سمیع ہے لیکن اسم فاعل میں معنی مصدری کا ثبوت عارضی ہوتا ہے یعنی جلدی یہ معنی موصوف سے الگ ہو جاتا ہے جیسے سَامِعٌ اس کو کہتے ہیں جو ابھی سن رہا ہے جس وقت نہیں سنے گا تو سننا اس سے جدا ہو جائے گا۔

سوال:- **اسم آلہ** کی تعریف اور اوزان مشہورہ وغیر مشہورہ تحریر کریں؟

جواب:- **اسم آلہ** وہ ہے جو صدور فعل کے آلہ پر دلالت کرے۔ اس کے مشہور وزن تین ہیں۔ (۱) مِفْعَلٌ (۲) مِفْعَلَۃٌ (۳) مِفْعَالٌ۔ اور کبھی فَاعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے خَاتَمٌ بمعنٰی مہر کرنے کا آلہ اور عَالَمٌ بمعنٰی جاننے کا آلہ۔

سوال:- کیا اسم آلہ کے ان اوزان کے اندر کوئی فرق ہے؟

جواب:- ہاں! وہ یہ کہ مِضْرَبٌ ، مِضْرَبَۃٌ یا مِضْرَابٌ۔ مطلقاً اپنے معنی اشتقاقی میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً ان کے معنی ہیں مارنے کا آلہ تو ہر آلہ ضرب کو مِضْرَب کہہ سکتے ہیں خواہ وہ لاٹھی ہو یا کوئی دوسری چیز لیکن جو اسم آلہ فَاعَلٌ کے وزن پر آتا ہے وہ مطلقاً معنی اشتقاقی میں مستعمل نہیں ہوتا مثلاً عَالَم کے معنی ہیں جاننے کا آلہ تو ہر جاننے کے آلہ کو عالم نہیں کہیں گے اگرچہ عِلْم سے مشتق ہے اور عَالَم کے معنی اشتقاقی کی وجہ سے اس کا اطلاق ہر آلہ علم پر ہونا چاہئے مگر ایسا نہیں ہوتا۔

سوال:- **اسم ظرف** کی تعریف واقسام بیان کریں؟

جواب:- **اسم ظرف** وہ ہے جو فعل صادر ہونے کی جگہ یا وقت پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) **ظرف زمان** اسم ظرف کا جو صیغہ وقت کے معنی پر دلالت کرے اسے ظرف زمان کہتے ہیں۔ (۲) **ظرف مکان** اسم ظرف کا وہ صیغہ جو جگہ کے معنی پر دلالت کرے وہ ظرف مکان کہلاتا ہے۔

سوال:- اسم ظرف کے مفتوح العین اور مکسور العین ہونے کا قاعدہ وضابطہ تحریر کریں۔

جواب:- (الف) مضارع مفتوح العین، مضارع مضموم العین اور ناقص سے مطلقاً چاہے مضارع ناقص کسی باب کا ہو، ظرف مَفْعَل (بفتح العین) کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَفْتَح، مَنْصَر، مَرْمَی۔ (ب) مضارع مکسور العین اور مثال سے چاہے وہ مضارع مثال کے کسی باب کا ہو اس کا ظرف مَفْعِل (بکسر العین) کے وزن پر آتا ہے جیسے مَضْرِب، مَوْقِع۔

سوال:- کیا یہ بات درست ہے کہ مضاعف سے بھی مطلقاً اسم ظرف فتح عین کے ساتھ آتا ہے جیسے مَفَرٌّ جو مضارع یَفِرُّ (مکسور العین) سے ہے اور یہ لفظ قرآن مجید میں بھی آیا ہے جیسے اَیْنَ الْمَفَرّ۔

جواب:- صحیح یہ ہے کہ مضاعف مکسور العین مضارع کا اسم ظرف بکسر العین آتا ہے جیسے مَحِلٌّ یہ بھی قرآن مجید میں آیا ہے جیسے حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ اور لفظ مَفَرّ ظرف نہیں بلکہ مصدر میمی ہے۔ مذکورہ بالا ضابطہ اس شعر میں موجود ہے۔

ظرف یَفعِل مَفعِل است اِلاّ زِمُعتَلاّتِ لام

مَفعَل است ازغیر یَفعِل همچناں الامثال

سوال:- مصدر میمی کی تعریف کریں؟

جواب:- مصدر میمی اس مصدر کو کہتے ہیں جو مَفعَل کے وزن پر ہو۔

سوال:- مصادر ثلاثی مجرد کے دس اوزان لکھیں؟

جواب:-(۱)فَعل (۲)فَعلٰی (۳)فَعلٰی (۴)فَعلَۃ (۵)فَعلَان (۶)فِعل (۷)فِعلٰی (۸)فِعلَۃ (۹)فِعلَان (۱۰)فُعل (۱۱)فُعلٰی۔

سوال:- اسم تفضیل اور صیغہ مبالغہ دونوں زیادتی معنٰی فاعلیت پر دلالت کرتے ہیں ان میں کوئی فرق ہو تو بیان کریں؟

جواب:- فرق یہ ہے کہ اسم تفضیل میں معنٰی فاعلیت کی زیادتی فی نفسہٖ نہیں ہوتی بلکہ دوسرے کی نسبت سے یہ زیادتی ہوتی ہے مثلاً اَضۡـرَبُ مِـنۡ زَیۡـدٍ کے معنی ہیں زید سے زیادہ مارنے والا اور مبالغہ میں یہ زیادتی فی حدِ ذاتہٖ ہوتی ہے کسی دوسرے کی نسبت سے زیادتی ملحوظ نہیں ہوتی جیسے ضَرَّابٌ، بہت مارنے والا۔

سوال:-مبالغہ کی تعریف اور مشہور اوزان لکھیں؟

جواب:- مبالغہ وہ ہے جو کسی موصوف میں فی حدِ ذاتہٖ صفت کی زیادتی بتائے۔ مبالغہ کے اوزان یہ ہیں فَعَّالٌ جیسے ضَرَّابٌ، فُعَّالٌ جیسے طُوَّالٌ، فَعِلٌ جیسے حَذِرٌ، فَعِیۡلٌ جیسے عَلِیۡمٌ۔

سوال:- کیا اَللّٰہُ اَکۡبَر میں بھی معنٰی نسبت معتبر ہے؟

جواب:- ہاں اَللّٰہُ اَکۡبَر میں معنٰی نسبت معتبر ہیں یعنی اَللّٰہُ اَکۡبَرُ مِنۡ کُلِّ شَیۡئٍ اللہ عزوجل ہر شی سے بڑا ہے۔

سوال:- اعداد میں فاعل کا وزن کس مقصد کے لئے آتا ہے؟

جواب:- مرتبہ اور درجہ بیان کرنے کے لئے آتا ہے مثلاً خَـامِـس کے معنی ہیں پانچواں یعنی جو شمار میں اس درجہ میں ہو۔ اعداد مرکبہ میں صرف پہلی جز فاعل کے وزن پر آئے گی، جیسے حَادِی عَشَرَ گیارہواں اور دس کے بعد کی دہائیوں میں مرتبہ اور عدد کے لئے ایک ہی وزن آتا ہے مثلاً عِشۡرُوۡنَ کا بیس یا بیسواں کوئی ایک معنی کر سکتے ہیں۔

سوال:-فاعل ذِیۡکَذَا کسے کہتے ہیں؟

جواب:-فَاعِل کا وزن جو نسبت کے لئے آتا ہے اسے **فاعل ذِیۡکَذَا** کہتے ہیں جیسے لَابِن، دودھ والا۔ تَامِر، کھجور والا۔

سوال:- جس فعل میں زمانہ حال و استقبال ہو اس کو مضارع اور غابر کیوں کہتے ہیں؟

جواب:۔ (الف) ایسے فعل کو مضارع اس لئے کہتے ہیں کہ مضارع کے معنٰی ہیں مشابہ، چونکہ یہ فعل حرکات، سکنات اور تعداد حروف اور نکرہ کی صفت واقع ہونے میں اسم فاعل کے مشابہ ہوتا ہے اس لئے اس کو مضارع کہتے ہیں۔

(ب) **غابر** کے معنٰی ہیں باقی، چونکہ زمانہ ماضی کے بعد حال واستقبال جو مضارع کے مدلول ہیں باقی رہ جاتے ہیں اس لئے مضارع کو غابر کہتے ہیں کہ اس میں باقی رہ جانے والے دو زمانے پائے جاتے ہیں۔

سوال: -باب فَتَحَ کی خاصیت وشرط تحریر کریں؟

جواب: -اس باب کی شرط یہ ہے کہ جو کلمہ صحیح اس باب سے آئے گا اس کے عین یا لام کلمہ میں حرف حلقی ہوگا۔

حرف حلقی شش بود اے نور عین

ہمزہ ہا وَحاء وخاوَ عین وغین

سوال: - کیا جس کلمہ صحیح کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو وہ لازماً بابِ فَتَحَ سے آئے گا؟

جواب: - نہیں! دیکھو سَمِعَ یَسْمَعُ کا لام کلمہ حرف حلقی ہے مگر یہ باب فَتَحَ سے نہیں، البتہ جو کلمہ صحیح اس باب سے آئے گا اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہوگا۔

سوال: - فعل لازم اور متعدی کی تعریف کریں؟

جواب: - (الف) لازم وہ فعل ہے جو فاعل پر تمام ہو جائے اور اس کا اثر دوسرے پر ظاہر نہ ہو۔ جیسے کَرُمَ زَیْدٌ، زید عزت والا ہوا۔ (ب) متعدی وہ فعل ہے جس کا اثر فاعل سے تجاوز کر کے کسی دوسرے تک پہنچے۔ جیسے ضَرَبَ زَیدٌ عمرواً زید نے عمرو کو مارا۔

سوال: - فعل لازم سے مفعول ومجہول کیوں نہیں آتے؟

جواب: - اس لئے کہ فعل لازم کا اثر دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتا اور مفعول ہوتا وہی ہے جس پر اثر ظاہر ہو اس لئے مفعول نہیں آتا اور چونکہ فعل مجہول مفعول کی طرف منسوب ہوتا ہے لہٰذا وہ بھی فعل لازم سے نہیں آتا۔

سوال: - کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ فعل لازم سے بھی مفعول اور مجہول آ جائے؟

جواب: - لازم کو حرف جر کے ساتھ متعدی کر دیں۔ جیسے کُرِمَ بِہٖ مَکْرُوْمٌ بِہٖ۔

فائدہ: فعل لازم بابِ افعال یا تفعیل پر لے جانے سے بھی متعدی ہو جاتا ہے۔

ابواب ثلاثی مزیدفیه

سوال:- ثلاثی مزید فیہ **ملحق** کی تعریف اور مثال تحریر کریں۔

جواب:- **ملحق** اسے کہتے ہیں کہ جوحرف زیادہ کرنے کے بعد رباعی کے وزن پر ہوجائے اور ملحق بہ کے معنیٰ (خاصہ) کے سوا اس میں دوسرے معنیٰ نہ ہوں۔ جیسے جَلْبَبَ یہ مجرد میں جَلَبَ تھا آخر میں ایک باء زیادہ کرنے سے دَحْرَجَ کے وزن پر ہوگیا ہے۔

سوال:-**غیر ملحق** کی تعریف اور اسکا دوسرا نام لکھیں۔

جواب:- **غیر ملحق** وہ ہے جوحرف زیادہ کرنے کے بعد رباعی کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے اِجْتَنَبَ اور اگر رباعی کے وزن پر ہوجائے تو ملحق بہ کے علاوہ اس کا باب دوسرا معنیٰ بھی رکھتا ہو۔ جیسے اَکْرَمَ یہ دَحْرَجَ کے وزن پر تو ہے مگر اس کے خواص اور بھی ہیں مثلاً لازم کو متعدی کرنا۔ غیر ملحق کا دوسرا نام **مطلق** ہے۔

سوال:- ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل کے کتنے اور کون کون سے باب ہیں؟

جواب:- ہمزہ وصل کے ابواب سات ہیں (۱)اِفْتِعَال (۲)اِسْتِفْعَال (۳)اِنْفِعَال (۴)اِفْعِلَال (۵)اِفْعِیْلَال (۶)اِفْعِیْعَال (۷)اِفْعِوَّال۔

سوال:- ابواب غیر ثلاثی مجرد کے ساتھ مختص قواعد بیان کریں؟

جواب:- **قاعدہ نمبر (۱)**:- ثلاثی مجرد کے علاوہ تمام ابواب کی ماضی مجہول کا ہر حرف متحرک مضموم ہوجاتا ہے سوائے آخر کے ماقبل کے کہ وہ مکسور ہوتا ہے اور ساکن اپنی حالت پر رہتا ہے اس لئے اُجْتُنِبَ میں ہمزہ اور تاء مضموم ہیں نیز ماضی منفی میں ہمزہ اور مَا و لَا کا الف ساقط ہوجاتا ہے جیسے مَا اجْتَنَبَ۔

قاعدہ نمبر (۲):- ثلاثی مجرد کے علاوہ تمام ابواب کا اسم فاعل مضارع معروف کے وزن پر آتا ہے اور علامت مضارع کی جگہ میم مضموم ہوتا ہے اور آخر کا ماقبل مکسور ہوتا ہے اور اسم مفعول اسم فاعل کی طرح ہوتا ہے۔ مگر اس میں آخر کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے اور اسم ظرف اس باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے۔

قاعدہ نمبر (۳):- (الف) غیر ثلاثی مجرد کے ابواب سے اسم آلہ کے معنی ادا کرنا مقصود ہوں تو لفظ مَا بِہ مصدر پر زائد کرتے ہیں مثلاً مَا بِهِ الْاِجْتِنَاب۔ (ب) اگر معنیٰ تفضیل ادا کرنے ہوں تو مصدر منصوب پر لفظ اَشَدُّ زائد کرتے ہیں۔ جیسے اَشَدُّ اِجْتِنَاباً۔

باب افتعال کے قواعد وعلامت

قاعدہ نمبر(۱):- باب افتعال کی علامت یہ ہے کہ اُس کے شروع میں ہمزۂ وصل اور فاءکلمہ کے بعد تاء زائد ہوتی ہے۔ (الف) باب افتعال کے فاکلمہ میں دال واقع ہو تو تاء افتعال دال ہو جاتی ہے، پھر فاکلمہ کی دال اُس دال میں وجوباً مدغم ہو جاتی ہے۔جیسے اِدَّعٰی جو اصل میں اِدْتَعٰی تھا۔(ب) اگر فاکلمہ افتعال ذال ہو تو اس کی تین حالتیں ہیں۔(۱) ذال کو دال کر کے ادغام کرنا۔ جیسے اِدَّکَرَ جو اصل میں اِذْتَکَرَ تھا۔ (۲) دال کو ذال کر کے ادغام کرنا۔ جیسے اِذَّکَرَ جو اصل میں اِذْتَکَرَ تھا۔ (۳) بغیر ادغام کے رہنے دینا۔ جیسے اِذْدَکَرَ۔ (ج) اگر فاءکلمہ افتعال میں زاء ہو تو اسکی دو حالتیں ہیں (۱) دال کو زاء کر کے ادغام کرنا۔ جیسے اِزَّجَرَ جو اصل میں اِزْتَجَرَ تھا۔ (۲) بغیر ادغام کے رکھنا جیسے اِزْدَجَرَ۔

قاعدہ نمبر(۲):- باب **افتعال** کا فاءکلمہ صاد،ضاد،طاء،ظاء،ہو تو تائے افتعال طاء سے بدل جاتی ہے۔جیسے اِطَّلَبَ جو اصل میں اِطْتَلَبَ تھا۔ تائے افتعال کو طاء کر کے طاء کا طاء میں وجوباً ادغام کر دیا گیا اور ظاء کبھی طاء ہو کر ادغام ہو جاتا ہے جیسے اِطَّلَمَ اور کبھی ظاء کو ظاء رہنے دیتے ہیں جیسے اِظْطَلَمَ اور کبھی طاء کو ظاء کر کے ادغام کرتے ہیں جیسے اِظَّلَمَ۔

قاعدہ نمبر(۳):- اگر فاءِ افتعال ثاء ہو تو تاءِ افتعال کو ثاء کر کے ادغام کرنا جائز ہے جیسے اِثَّارَ جو اصل میں اِثْتَارَ تھا۔

سوال:- خَصَّمَ اور هَدّٰی کس باب سے تعلق رکھتے ہیں اور اصل میں کیا تھے؟

جواب:- یہ دونوں باب افتعال سے تعلق رکھتے ہیں۔خَصَّمَ اصل میں اِخْتَصَمَ تھا افتعال کے عین کلمہ میں صاد واقع ہوئی لہٰذا تاء افتعال کو صاد کر کے صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا۔ ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی خَصَّمَ ہوا۔ هَدّٰی اصل میں اِهْتَدٰی تھا۔تاء افتعال کو دال کر کے دال کو دال میں ادغام کیا تو هَدّٰی ہوا یہ اس صورت میں ہے کہ تاء افتعال کی حرکت ماقبل کو دے کر عین کلمہ کے ہم جنس کریں، اگر تاء افتعال کی حرکت سلب کر کے ہم جنس عین کریں تو خِصَّمَ اور هِدّٰی (بکسر فاء) پڑھنا بھی جائز ہے اور یہ ادغام جائز ہے۔

استفعال: -اس باب کی ابتدا میں ہمزہ وصل اور فاء سے پہلے سین و تاء زائد ہوتے ہیں اور اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ، میں تاء کا حذف کرنا جائز ہے۔قرآن مجید میں فَمَا اسْطَاعُوْا اور مَا لَمْ تَسْطِعْ اسی باب سے ہیں۔

انفعال:- اس باب میں فاء سے پہلے ہمزہ وصل اور نون زائد ہوتے ہیں۔

سوال:۔جس کلمہ میں فاء کی جگہ نون ہو اس سے اِنْفِعَال کے معنٰی کیسے ادا کریں گے؟

جواب:۔یہ معنی باب اِفْتِعَال سے ادا کریں گے۔مثلاً اِنْتَکَسَ، سرنگوں ہوا۔

سوال:۔اِنْتَکَسَ میں انفعال کی علامت نون اور افتعال کی علامت فاء کے بعد تَا دونوں موجود ہیں، آپ فیصلہ کریں یہ کون سا باب ہے؟

جواب:۔یہ باب افتعال ہے اور جس نون کا آپ نے ذکر کیا ہے یہ نون اصلی ہے اور انفعال کی علامت نون زائدہ ہوتا ہے۔

افعلال: اس باب کی علامت شروع میں ہمزہ وصل کی زیادتی اور تکرار لام ہے اور اسکی ماضی میں ہمزہ وصل کے بعد چار حرف ہوتے ہیں جیسے اِحْمَرَّ اصل میں اِحْمَرَرَ تھا پہلی را کو ساکن کر کے دوسری میں ادغام کیا اِحْمَرَّ ہوا۔

سوال:۔اِحْمَرَّ میں ادغام کیسے ہوا نیز اِحْمَرَّ اور اِقْشَعَرَّ کے ادغام کا فرق واضح کریں؟

جواب:۔ اِحْمَرَّ کی اصل اِحْمَرَرَ ہے پہلی راء کی حرکت سلب کر کے اسکو دوسری میں ادغام کیا۔اِقْشَعَرَّ کی اصل اِقْشَعْرَرَ ہے اس میں پہلی راء کا ماقبل ساکن ہے لہٰذا اس کی حرکت ماقبل کو دیکر ادغام کیا یہی ان دونوں صیغوں کے ادغام میں فرق ہے۔

سوال:۔اِحْمَرَّ (صیغہ امر) میں کتنی اور کون کون سی صورتیں جائز ہیں؟

جواب:۔ اِحْمَرَّ (صیغہ امر) اور مضارع مجزوم کے صیغوں میں راءِ ثانی کے ساکن ہو جانے کی وجہ سے درج ذیل صورتیں جائز ہیں۔ (۱) راءِ ثانی کو حرکتِ فتح دے کر اس میں اول کو ادغام کر دینا جیسے اِحْـمَـرَّ۔ (۲) راءِ ثانی کو کسرہ دے کر ادغام کرنا جیسے اِحْمَرِّ۔ (۳) ادغام کے بغیر رہنے دینا۔جیسے اِحْمَرِرْ۔

سوال:۔اِقْشَعَرُّوْا (بفتح عین) اور اِقْشَعِرُّوْا (بکسر عین) میں کیا فرق ہے؟

جواب:۔ اِقْشَعَرُّوْا بفتح عین جمع مذکر غائب ماضی ہے اور اِقْشَعِرُّوْا بکسر عین جمع مذکر حاضر بحث امر ہے دونوں رباعی مزید فیہ از باب اِفْعِلَّال ہیں۔

سوال:۔اِرْعَوٰی اصل میں اِرْعَوَوَ تھا اس میں ادغام کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب:۔ اس لئے کہ ادغام پر تعلیل مقدم ہے جب واؤ ثانی کو یاء کر کے الف سے بدلا تو دو حرف ایک جنس کے نہ رہے لہٰذا ادغام نہیں کیا۔

اِفْعِیْلَال، اس کی علامت تکرار لام اور لام اوّل سے پہلے ماضی میں الف کا زیادہ ہونا ہے اور یہ الف مصدر میں یاء سے بدل جاتا ہے۔

اِفْعِیْعَال، اس کی علامت تکرار عین اور دو عین کے درمیان واؤ کا آنا ہے اور یہ واؤ مصدر میں کسرۂ ماقبل کی وجہ سے یاء سے بدل گیا ہے۔

اِفْعِوَّال:۔اس باب کی علامت عین کے بعد واؤ مشدد ہے۔

سوال:- ثلاثی مزید فیہ **مطلق بے همزہ وصل** کے کتنے باب ہیں؟

جواب:- یہ پانچ باب ہیں(۱)**اِفْعَال** (۲)**تَفْعِیْل** (۳)**مُفَاعَلَہ** (۴)**تَفَعُّل** (۵) **تَفَاعُل**۔

سوال:- باب افعال کی علامت اور ہمزہ قطعی و ہمزہ وصلی کی تعریف بیان کریں؟

جواب:- اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی وامر میں ہمزہ قطعی ہوتا ہے اور علامت مضارع معروف میں بھی مضموم ہوتی ہے ہمزہ قطعی وہ ہے جو وسط کلام میں باقی رہے اور ہمزہ وصلی وہ ہے جو وسط کلام میں گر جائے۔

سوال:- اَکْرَمَ (ماضی) کا ہمزہ مضارع یُکْرِمُ میں کیوں نہیں آیا؟

جواب:- مضارع میں یہ ہمزہ گر گیا ہے ورنہ مضارع یُأَکْرِمُ ہوتا اور صیغہ واحد متکلم میں دو ہمزے اکٹھے ہو جاتے جو مکروہ ہیں لہٰذا ایک ہمزہ کو متکلم میں گرا دینا مناسب ہوا پھر موافقت کے لئے تمام صیغوں میں گرا دیا گیا۔

سوال:- علامت مضارع کی حرکت کا قاعدہ کلیہ بیان کریں؟

جواب:- جس باب کی ماضی میں چار حرف ہوں خواہ تمام اصلی ہوں یا بعض اصلی اور بعض زائد ہوں تو اس کے مضارع معلوم میں علامت مضارع مضموم ہوگی جیسے یُکْرِمُ، یُدَحْرِجُ۔ اگر ماضی میں چار حرف نہ ہوں تو مضارع معروف میں علامت مضارع مفتوح ہوگی جیسے یَضْرِبُ یَجْتَنِبُ۔

سوال:- باب **تفعیل** و**مفاعلہ** کی علامات تحریر کریں؟

جواب:- (الف) باب **تَفْعِیْل** کی علامت ماضی میں عین کی تشدید ہے اور اس میں فاء پر تاء مقدم نہیں ہوتی۔ جیسے صَرَّفَ۔
(ب) باب **مفاعلہ** کی علامت فاء کے بعد الف زائد ہے اس طرح کہ فاء پر تاء مقدم نہیں ہوتی۔ جیسے قَاتَلَ۔

سوال:- قُوْتِلَ کون سا صیغہ ہے اور اس میں کونسا قاعدہ عمل میں لایا گیا ہے؟

جواب:- یہ باب مفاعلہ (مُقَاتَلَۃٌ) کی ماضی مجہول ہے الف ضمہ ماقبل کی وجہ سے واؤ ہو گیا ہے۔

سوال:- اگر مضارع میں دو تاء مفتوحہ جمع ہو جائیں تو کیا عمل کیا جاتا ہے؟

جواب:- ایک تاء کو جوازاً حذف کر دیا جاتا ہے جیسے تَظَاهَرُوْنَ، جو اصل میں تَتَظَاهَرُوْنَ تھا۔

سوال:- تَقَبَّل کونسا صیغہ ہے؟

جواب:- یہ واحد مؤنث غائب یا واحد مذکر حاضر ہے، باب تفعل سے اس کی ایک تاء گرا دی گئی ہے۔

سوال:- باب اِفَّعُّل اور اِفَّاعُل کس باب سے اور کیسے بنے ہیں؟

جواب:- اِفَّعُّلُ، تَفَعُّلُ سے درج ذیل قاعدے سے بنا ہے اور اِفَّاعُلُ تَفَاعُلُ سے اسی قاعدے سے بنا ہے۔

قاعدہ:۔ جب باب تَفَعُّل یا تَفَاعُل کے فاء کے مقابلے میں ان حروف (تاء، ثاء، جیم، دال، ذال، زا، سین، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء) میں سے کوئی ہو تو تاء تَفَعُّل یا تَفَاعُل کو فاء کلمہ کا جنس کر کے فاء کلمہ کو اس میں ادغام کرنا جائز ہے اس صورت میں ماضی اور امر کے شروع میں ہمزہ وصل آئے گا۔

رباعی مجرد ومزید فیہ کا بیان

سوال:۔رباعی مجرد و مزید فیہ کے کتنے اور کون کونسے باب ہیں؟

جواب:۔ (الف) رباعی مجرد کا ایک باب ہے جس کی علامت ماضی میں چار حرف اصلی کا ہونا ہے جیسے بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ۔ (ب) رباعی مزید بے ہمزہ وصل کا بھی ایک باب ہے جس کی علامت چار حرف اصلی سے پہلے ماضی میں تاء کی زیادتی ہے۔ جیسے تَسَرْبَلَ۔ (ج) رباعی مزید فیہ باہمزہ وصل کے دو باب ہیں۔ (۱) اِفْعِلَّال اس کی علامت لام دوم کی تشدید ہے چار حروف اصلیہ پر جب کہ امر اور ماضی میں ہمزہ وصل زائد ہے۔ (۲) اِفْعِنْلَال اس کی علامت ماضی و امر میں ہمزہ وصل اور عین کے بعد نون زائد ہے۔

سوال:۔درج ذیل ابواب میں کون سا حرف زائد ہے۔ فَعْلَاۃٌ، فَعْوَلَۃٌ فَوْعَلَۃٌ۔

جواب:۔ (۱) فَعْلَاۃٌ، میں لام کے بعد یا زائد ہے جیسے قَلْسَاۃٌ جو اصل میں قَلْسَیَۃٌ تھا یاء کو الف سے بدل دیا۔ (۲) فَعْوَلَۃٌ، اس میں عین کے بعد واؤ زائد ہے۔ (۳) فَوْعَلَۃٌ، اس میں فاء کے بعد واؤ زائد ہے۔

سوال:۔مُبْرَنْشَق کونسا صیغہ ہے؟

جواب:۔مُبْرَنْشَق، بفتح شین صیغہ ظرف ہے اسم مفعول نہیں کیونکہ یہ باب لازم ہے جس سے مفعول نہیں آتا۔

سوال:۔درج ذیل صیغوں میں کس طرح تعلیل ہوئی ہے۔ مُقَلْسٍ، مُقَلْسًی، تَقَلْسٍ۔

جواب:۔ (۱) مُقَلْس۔ (اسم فاعل) اصل میں مُقَلْسِیٌ تھا یاء پر ضمہ ثقیل تھا اس کو ساکن کیا پھر یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ (۲) مُقَلْسًی۔ (اسم مفعول) دراصل مُقَلْسَیٌ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدل دیا پھر الف اجتماع ساکنین با تنوین کی وجہ سے گر گیا تو مُقَلْسًی ہوا۔ (۳) تَقَلْس (مصدر) اصل میں تَقَلْسُیٌ تھا یاء ضمہ کے بعد لام کلمہ میں واقع ہوئی اس کو کسرہ کے بعد کر دیا پھر یاء کو ساکن کر کے اجتماع ساکنین با تنوین کی وجہ سے حذف کر دیا تو تَقَلْسٍ ہوا۔

سوال:۔باب تَمَفْعُل کے ملحق ہونے یا نہ ہونے میں صرفیین کا اختلاف اور مصنف کا مذہب بیان کریں؟

جواب:۔باب تَمَفْعُل مثلاً تَمَسْکُن کو اکثر علمائے صرف ملحق نہیں مانتے بعض تو اس باب کو غلط قرار دیتے ہیں۔ جیسے

صاحب منشعب اور مولانا عبدالعلی اس کو صحیح تو کہتے ہیں لیکن ملحق نہیں مانتے بلکہ میم کو اصلی قرار دیتے ہوئے اس کو رباعی مزید فیہ میں شمار کرتے ہیں لیکن مصنف کے نزدیک یہ ملحق ہے کیونکہ الحاق کا مدار دو چیزوں پر ہے۔ (۱) حرف کی زیادتی کی وجہ سے مزید فیہ، رباعی کے وزن پر آجائے تَمَسْکُن بھی تاء اور میم کی زیادتی کی وجہ سے تَسَرْبُل کے وزن پر آگیا ہے۔ (۲) ملحق بہ کے معنی کے علاوہ کوئی نئے معنی از قبیل خواص اس میں نہ ہوں اور تمسکن میں بھی سَکَنَ کے معنٰی کے علاوہ نئے معنٰی پیدا نہیں ہوئے۔

سوال:- مصادر غیر ثلاثی مجرد کی حرکات کا قاعدہ تحریر کریں؟

جواب:- (الف) غیر ثلاثی مجرد کے جس باب کی فاء مفتوح ہو اور آخر میں تاء ہو تو اس کے ساکن اول کا مابعد مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے مُفَاعَلَة فَعْلَلَة اور اس کے ملحقات۔ (ب) جس مصدر کی فاء سے پہلے تاء ہو اور فاء مفتوح ہو اس کے پہلے ساکن کا مابعد مضموم ہوتا ہے۔ جیسے تَقَابُل اور تَسَرْبُل اور اس کے ملحقات۔ (ج) جس مصدر کی فاء سے پہلے تاء ہو اور فاء ساکن ہو تو اس کا مابعد ساکن اول مکسور ہوتا ہے۔ جیسے تصریف۔ (د) جس مصدر کے شروع میں ہمزہ وصل ہو اسکے پہلے ساکن کا مابعد مکسور ہوتا ہے، جیسے اِجْتِنَاب۔

سوال:- اِفَّعُّلُ اور اِفَّاعُلُ کے شروع میں بھی ہمزہ وصل ہے تو ان کے ساکن اول کا مابعد مکسور کیوں نہیں؟

جواب:- اس لئے کہ یہ ابواب ہمزہ وصل سے نہیں ہیں بلکہ تَفَعُّلُ اور تَفَاعُل کی فرع ہیں اس لئے ان کے ساکن اول کا مابعد مکسور نہیں ہے۔ (ھ) ہر وہ مصدر جس کے شروع میں ہمزہ قطعی ہو اس کے ساکن اول کا مابعد مفتوح ہوتا ہے جیسے اکرام۔

سوال:- اس قاعدہ میں ساکن اول کے بعد کی حرکت خصوصیت سے کیوں بیان کی گئی ہے؟

جواب:- لوگ عام طور پر اسی کے تلفظ میں غلطی کرتے ہیں اکثر مُنَاسَبَةٌ کو مُنَاسِبَةٌ (بکسر سین) اور اِجْتِنَاب کو اِجْتَنَاب (بفتح تاء) پڑھتے ہیں۔

سوال:- ابواب غیر ثلاثی مجرد میں عین مضارع معلوم کی حرکت کا قاعدہ تحریر کریں؟

جواب:- (۱) اگر ماضی میں فاء سے پہلے تاء ہو تو عین مضارع مفتوح ہوگی۔ جیسے تَقَبَّلَ، یَتَقَبَّلُ۔ (۲) ماضی میں فاء سے پہلے تا نہ ہو تو عین مکسور ہوگی۔ جیسے اَکْرَمَ یُکْرِمُ۔

سوال:- باب تفعلل اور اس کے ملحقات میں فاء سے پہلے ماضی میں تاء ہے، پھر ان کی عین مفتوح کیوں نہیں؟

جواب:- رباعی اور اس کے تمام ملحقات میں لام اول اور ہر وہ حرف جو اسکی جگہ ہو عین کا حکم رکھتا ہے اور لام اول مفتوح ہے۔

سوال:- تخفیف کی تعریف کریں نیز تخفیف ہمزہ کی کل صورتیں تحریر کریں؟

جواب:- ہمزہ کی تبدیلی کوتخفیف کہتے ہیں، تخفیفِ ہمزہ کی کل تین صورتیں ہیں۔ (۱) **تخفیف بالقلب** یعنی ہمزہ کو حرف علت سے بدل دینا۔ (۲) **تخفیف بالحذف** یعنی ہمزہ کوگرادینا۔ (۳) **بین بین** یعنی ہمزہ کواس کے اپنے اور حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا۔

سوال:- جَاءٍ، میں تخفیفِ ہمزہ کا کون سا قاعدہ جاری ہوا ہے؟

جواب:- جَاءٍ ،اصل میں جَایِیٌ تھایاءالف زائد کے بعدواقع ہوکرہمزہ ہوگئی جَاءِءٌ ہواپھردومتحرک ہمزے ایک جگہ جمع ہوگئے ان میں سے پہلا مکسور تھالہٰذادوسرے ہمزہ کویاء سے بدل دیاجَاءِ یٌ ہوا،یاء پرضمہ دشوارتھااس لئے یاء کوساکن کیاتویاءاجتماع ساکنین کی وجہ سے گرگئی،جَاءٍ ہوا۔

سوال:- یَسَلُ اور یَرٰی میں تخفیف کے اعتبار سے کیافرق ہے؟

جواب:- یَسَلُ سے حذف ہمزہ جائزاور یَرٰی میں واجب ہے۔

سوال:- یَرٰی اور یُرٰی میں تخفیف کا کون سا قاعدہ جاری ہوا ہے؟

جواب:- یَرٰی اصل میں یَرْءَ یُ اور یُرٰی اصل میں یُرْءَیُ تھادونوں میں راءساکن اوراس کے بعدہمزہ مفتوحہ تھااور قاعدہ ہے کہ جوہمزہ متحرکہ حرف ساکن غیرمدہ زائدہ یایائےتصغیر کے بعدواقع ہواس کی حرکت ماقبل کودے کرہمزہ کوحذف کردیاجاتا ہےلہٰذاان دونوں صیغوں میں ہمزہ کی حرکت راءکودے کرہمزہ کوحذف کردیا گیاپھریامتحرک ماقبل مفتوح کوالف سے بدل دیاتویَرٰی اوریُرٰی ہوا۔(تمام افعال رؤیت میں یہ قاعدہ وجوباًجاری ہوتاہے) یَرٰی ہفت اقسام میں مہموزالعین وناقص یائی ہے۔

سوال:- بین بین قریب اور بین بین بعید کی تعریف کریں؟

جواب:- (۱) **بین بین قریب** ہمزہ کواس کے مخرج اوراس کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنابین بین قریب ہے۔ (۲) **بین بین بعید** ہمزہ کواس کے مخرج اوراس کے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنابین بین بعید ہے۔

سوال:- درج ذیل صیغوں میں تخفیف ہمزہ کا قاعدہ جاری کریں؟اِیْتَمَرَ،سَلُوْنِیْ،اَوَاخِذُ،قَرَأَ،سَمْ،خُذْ، لُمَنَ، قَرَأَ،اِیْسِرِیُ، اٰخُذُ، اَوَامِرُ، نَسَلُ،مُوْتَمِرٌ۔

جواب:- (۱) اِیُتَمَرَ، اصل میں اِئْتَمَرَ تھا ہمزہ ساکنہ ہمزہ متحرکہ کے بعد واقع ہو کر ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت یعنی یاء سے بدل گیا اِیُتَمَرَ ہوا۔ (۲) سَلُوْنِیْ دراصل اِسْئَلُوْنِیْ تھا، حرف ساکن کے بعد ہمزہ واقع ہوا لہٰذا اس کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو گرادیا اور ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی سَلُوْنِیْ ہوا۔ (۳) اَوَاخِذُ، دراصل اَاٰخِذُ تھا دو متحرک ہمزے جمع ہوئے جن میں سے کوئی بھی مکسور نہیں تھا لہٰذا دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلا اَوَاخِذُ ہوا۔ (۴) قَرَأَ اس میں قاعدہ جاری ہوسکتا ہے یعنی ہمزہ کو ہمزہ اور الف کے درمیان پڑھ سکتے ہیں۔ (۵) سَمُ اصل میں اِسْئَمُ تھا، ہمزہ کی حرکت سین کو دے کر ہمزہ کو حذف کیا اور ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی، تو سَمُ بنا۔ (۶) خُذُ، اصل میں اُءْ خُذُ تھا اس میں دونوں ہمزہ خلاف قیاس حذف ہو گئے تو خُذُ رہ گیا۔ (۷) لُمَنَ، دراصل اُلْؤُمَنَ تھا ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو گرادیا ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی تو لُمَنَ ہوا۔ (۸) اِیُسِرِیُ دراصل اِئْسِرِیُ تھا ہمزہ یاء ہوگیا۔ (۹) اٰخُذُ اصل میں اَءْخُذُ تھا ہمزہ ثانی الف سے بدل گیا۔ (۱۰) اَوَامِرُ دراصل اَاٰمِرُ تھا دوسرا ہمزہ واؤ سے بدل گیا۔ (۱۱) نَسَلُ دراصل نَسْئَلُ تھا ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر اسے گرادیا۔ (۱۲) مُوْتَمِرُ اصل میں مُؤْتَمِرُ تھا ہمزہ ساکنہ کو واؤ سے بدل دیا۔

معتل کا بیان

سوال:- اعلال کے معنٰی واقسام اور حروف اعلال تحریر کریں؟

جواب:- (الف) لغت میں مطلق تبدیلی کو اعلال کہتے ہیں اور اہل صرف کے نزدیک حرف علت کے تغیر کا نام اعلال ہے۔ (ب) اعلال کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) **اعلال بالحذف** یعنی حرف علت کو گرادینا۔ (۲) **اعلال بالقلب** یعنی حرف علت کو دوسرے حرف علت سے بدل دینا۔ (۳) **اعلال بالاسکان** یعنی حرف علت کو ساکن کردینا۔ حروف اعلال تین ہیں واؤ، الف، یاء۔

سوال:- تَعِدُ اور تَہَبُ میں واؤ ساقط ہونے اور تَوْجَلُ اور تُوْعَدُ میں سالم رہنے کی وجہ تحریر کریں؟

جواب:- (الف) تَعِدُ میں واؤ علامت مضارع مفتوح اور کسرہ کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے گر گیا ہے یہ اصل میں تَوْعِدُ تھا۔ (ب) تَہَبُ اصل میں تَوْہَبُ ہے واؤ علامت مضارع مفتوح اور فتح کے درمیان ایسے کلمے میں واقع ہوا جس کا عین کلمہ حرف حلقی ہے لہٰذا گر گیا، تو تَہَبُ ہوا۔ (ج) تَوْجَلُ میں اس لئے واؤ سالم رہا کہ اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی نہیں ہے اور تُوْعَدُ میں علامت مضارع مفتوح نہیں اس لئے واؤ سالم رہا۔

سوال:- یَوْسَعُ، یَوْسَخُ، یَوْجَعُ وغیرہ میں یَہَبُ کا قاعدہ کیوں جاری نہیں ہوا؟

جواب:- علامہ مفتی افضل حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''جو واؤ علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہو اس کا

حذف قیاسی ہے اور جو واؤ علامت مضارع مفتوحہ اور فتح کے درمیان واقع ہو تو اسکا حذف سماعی ہے اگر اہل لغت نے واؤ کو حذف کیا ہے تو ہم بھی کریں گے ورنہ نہیں اور یَوْسَعُ وغیرہ میں اہل لغت سے واؤ کا حذف مسموع نہیں۔

سوال:- عِدَۃٌ اور سِعَۃٌ کا اصل ذکر کر کے اُن میں تعلیل کریں؟

جواب:- یہ دونوں مصدر بروزن فِعْلٌ ہیں کیونکہ اصل میں وِعْدٌ اور وِسْعٌ تھے واؤ گرا کر آخر میں تاء بڑھادی اور عین کو کسرہ دیا۔

قاعدہ:- قاعدہ یہ ہے کہ جو مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کا فاء کلمہ واؤ ہو تو وہ حذف ہو جاتا ہے اور عین کو کسرہ دے کر آخر میں تاء بڑھادیتے ہیں۔

سوال:- مِقْ کون سا صیغہ ہے اور کس سے بنا ہے اسکی مکمل گردان لکھیں؟

جواب:- یہ صیغہ امر حاضر معلوم از وَمِقَ یَمِقُ ہے اور تَمِقُ سے بنا ہے تاء کو حذف کر کے آخر میں وقف کیا مِقْ رہ گیا۔ مِقْ، مِقَا، مِقُوْ، مِقِیْ، مِقَا، مِقْنَ۔

سوال:- واؤ اور یاء متحرک فتحہ کے بعد کن شرائط کے ساتھ الف سے بدل جاتے ہیں؟

جواب:- درج ذیل شرائط کے ساتھ۔ (۱) واؤ اور یاء فاء کلمہ نہ ہوں۔ فَوَعَدَ اور تَیَسَّرَ میں چونکہ فاء کلمہ ہیں اس لئے الف سے نہیں بدلے۔ (۲) لفیف کا عین کلمہ نہ ہوں طَوٰی اور حَیِیَ میں چونکہ لفیف کا عین کلمہ ہیں اس لئے الف سے نہیں بدلے۔ (۳) الف تثنیہ سے پہلے نہ ہوں دَعَوَا اور رَمَیَا میں الف تثنیہ سے پہلے ہونے کی وجہ سے نہیں بدلے۔ (۴) مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہوں طَوِیْلٌ اور غَیُوْرٌ میں مدہ زائدہ سے پہلے واقع ہونے کی وجہ سے نہیں بدلے۔ (۵) یاء مشدد اور نون تاکید سے پہلے نہ ہوں عَلَوِیٌّ اور اِخْشَیِنَّ میں یائے مشدد اور نونِ تاکید سے پہلے واقع ہونے کی وجہ سے نہیں بدلے۔ (۶) وہ کلمہ بمعنی لون اور عیب نہ ہو عَوِرَ اور صَیِدَ میں اس لئے نہیں بدلے کہ عَوِرَ کا معنی ہے کانا ہوا اور صَیِدَ کا معنی ہے ٹیڑھی گردن والا ہوا۔ (۷) وہ کلمہ فَعَلَانٌ، فَعَلٰی اور فَعَلَۃٌ کے وزن پر نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ دَوَرَانٌ، صَوَرٰی اور حَوَکَۃٌ میں نہیں بدلے۔ (۸) وہ کلمہ باب اِفْتِعَال بمعنی تَفَاعُلٌ نہ ہو چونکہ اِجْتَوَرَ بمعنی تَجَاوَرَ ہے اس لئے اس میں واؤ الف سے نہیں بدلا۔

سوال:- دَعَوُا اصل میں دَعَوُوا تھا اس میں واؤ متحرک ما قبل مفتوح مدہ زائدہ سے پہلے ہے مگر الف ہو کر گر گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب:- وجہ یہ ہے کہ یہ مدہ زائدہ سے پہلے نہیں ہے کیونکہ یہ واؤ ساکن فاعل اور جداگانہ کلمہ ہے۔

سوال:- مِقْوَلٌ اور مِقْوَلَۃٌ میں واؤ متحرک ماقبل ساکن ہے حرکتِ واؤ ماقبل کو دے کر اس کو الف سے کیوں نہیں بدلا گیا۔

جواب:- اس لئے کہ یہ دونوں کوئی مستقل صیغے نہیں بلکہ دراصل مِقْوَالٌ تھے۔ الف حذف کیا تو مِقْوَلٌ رہ گیا اور بعد حذفِ الف آخر میں تاء زائد کی تو مِقْوَلَۃٌ ہوگیا۔ چونکہ مِقْوَالٌ میں واؤ کی حرکت ماقبل کو دے کر واؤ کو الف نہیں کیا کیونکہ واؤ الف زائدہ سے پہلے ہے لہٰذا ان دونوں صیغوں میں جو فرع ہیں تعلیل نہیں کی گئی۔

فائدہ:- علامہ مفتی افضل حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "یُقَالُ کا قاعدہ جاری کرنے کیلئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ کلمہ، اجوف کا اسم آلہ نہ ہو چونکہ مِقْوَلٌ اور مِقْوَلَۃٌ اجوف کا اسم آلہ ہے اس لئے ان میں یُقَالُ کا قاعدہ جاری نہیں ہوا (وَماقالوافی عدم تعلیله لایخلو عن تکلف وتعسف)

سوال:- ارشاد باری تعالیٰ "فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُھُمْ اِیْمَانُھُمْ میں حرف جازم کی وجہ سے نون حذف ہوگیا ہے لیکن لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا میں نون باقی ہے اسکی کیا وجہ ہے؟

جواب:- قاعدہ ہے کہ یکون، تکون، اکون، نکون پر حرف جازم داخل ہو تو آخر سے نون حذف کر دینا جائز ہے بشرطیکہ نون کے بعد حرف ساکن نہ ہو اور لم یکن الذین میں نون کے بعد حرف ساکن ہے اس لئے نون باقی ہے۔

سوال:- قِیْلَ، بِیْعَ، اُخْتِیْرَ، اُنْقِیْدَ، اصل میں کیا تھے اور ان میں کون سا قاعدہ اور کس طرح جاری ہوا نیز ان میں اور کتنی اور کون کون سی وجہیں جائز ہیں اور کیوں؟

جواب:- (۱) قِیْلَ دراصل قُوِلَ تھا واؤ ماضی مجہول کے عین کلمہ میں واقع ہوا اس کے ماقبل کو ساکن کر کے واؤ کی حرکت ماقبل کو دی اور واؤ یاء ہوگیا۔ (۲) بِیْعَ اصل میں بُیِعَ تھا یاء کی حرکت ماقبل کو دی ماقبل کی حرکت سلب کرنے کے بعد تو بِیْعَ ہوا۔ (۳) اُخْتِیْرَ اصل میں اُخْتُیِرَ تھا تاء کو ساکن کر کے یاء کی حرکت تاء کو دی تو اُخْتِیْرَ ہوا۔ (۴) اُنْقِیْدَ اصل میں اُنْقُوِدَ تھا، قاف کو ساکن کر کے واؤ کی حرکت قاف کو دی اور واؤ کو یاء سے بدل دیا۔ اُنْقِیْدَ ہوا۔ دیگر وجہیں (۱) ماقبل کی حرکت باقی رکھیں اور واؤ اور یاء کو ساکن کر دیں اس صورت میں یاء واؤ سے بدل جائیگی۔ جیسے قُوْلَ، بُوْعَ، اُخْتُوْرَ، اُنْقُوْدَ۔ (۲) مذکورہ مثالوں میں سے جن میں یاء، واؤ سے تبدیل ہوئی ہے یا واؤ، یاء سے تبدیل ہوئی ہے ان میں ضمہ کا کسرہ کے ساتھ اشمام کرنا جائز ہے۔

اشمام کی تعریف:- کسی حرکت کو اس طرح ادا کرنا کہ اس میں دوسری حرکت کا اثر پایا جائے یہ اشمام کہلاتا ہے مذکورہ صیغوں میں مذکورہ تین لغتیں ہیں اور پہلی لغت زیادہ فصیح ہے۔

سوال:۔ مَقُوْلٌ جواصل میں مَقْوُوْلٌ تھا اسمیں کس قاعدہ کے مطابق اور کس طرح واؤ کو حذف کیا گیا نیز اس میں کون ساواؤ حذف کیا گیا اور کیوں؟

جواب:۔ مَقُوْلٌ کا واؤ اس قاعدے کے ساتھ حذف ہوا ہے کہ واؤ اور یاء کا ماقبل اگر ساکن ہو تو ان کی حرکت ماقبل کو دے دیتے ہیں جب واؤ کا ضمہ قاف کو دیا تو واؤ ساکن ہو گیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک واؤ گر گیا۔ کون ساواؤ گرا اس میں اختلاف ہے۔ (الف) اخفش کے نزدیک پہلا واؤ محذوف ہے کیونکہ یہ واؤ معنیٰ کا افادہ نہیں کرتا نیز فعل (قال) میں بھی اس پہلے واؤ میں تعلیل ہوئی ہے۔(ب) سیبویہ کے نزدیک واؤ ثانی محذوف ہے کیونکہ وہ عارضی ہے وہ حرف اصلی نہیں۔(ج) مصنف کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ پہلا واؤ محذوف ہے کیونکہ اجتماع ساکنین کے وقت پہلا ساکن ہی حذف کیا جاتا ہے۔

سوال:۔ یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ میں جاری ہونے والا قانون بمع شرائط تحریر کریں؟

جواب:۔ یَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ اور یَبِیْعُ اصل میں یَبْیِعُ تھا واؤ و یاء کا ماقبل ساکن تھا لہٰذا ان کی حرکت ماقبل کو دی یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ ہوا اور واؤ و یاء کی حرکت ماقبل کو دینا بھی ان آٹھوں شرطوں کے ساتھ مشروط ہے جو واؤ و یا متحرک ماقبل مفتوح میں گزری ہیں۔

نوٹ:۔ گذشتہ صفحات میں یہ تمام شرطیں گزر چکی ہیں۔

سوال:۔ قُلْ ،بِعْ ،خَفْ کس سے اور کیسے بنے ہیں؟

جواب:۔ (الف) قُلْ تَقُوْلُ سے بنا ہے تاء علامت مضارع حذف کی اور آخر میں وقف کیا تو واؤ اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گیا قُلْ رہ گیا۔ (ب) بِعْ ،تَبِیْعُ سے اور خَفْ تَخَافُ سے بنا ہے ان میں بھی تاء حذف کی اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء اور الف حذف ہو گئے۔

سوال:۔ قُوْلَنَّ میں واؤ کیوں واپس آ گیا ہے نیز اس کی گردان لکھیں؟

جواب:۔ اسلئے کہ نون ثقیلہ قُلْ کے آخر میں آیا تو اس نے ماقبل کو مفتوح کر دیا اور اجتماع ساکنین باقی نہ رہا لہٰذا واؤ واپس آ گیا۔ اسی طرح اِرْمِیَنَّ میں یاء، خَافَنَّ میں الف واپس آ گیا۔ گردان قُوْلَنَّ، قُوْلَانِّ، قُوْلُنَّ، قُوْلِنَّ، قُلْنَانِّ۔

سوال:۔ لن ناصبہ بھی مضارع کو نصب دیتا ہے لہٰذا لَنْ یُّدْعیٰ میں یاء واپس آ جانی چاہئے۔ جیسے قُوْلَنَّ، اُدْعُوَن میں واؤ واپس آ گیا ہے؟

جواب:۔ اگر یاء واپس آتی تو ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے دوبارہ الف ہو جاتی اس لیے واپس نہیں لائی گئی۔

سوال:- رُمُوْا اصل میں کیا تھا اس میں کون سا قاعدہ جاری ہوا ہے، نیز اس بحث کی مکمل گردان کریں؟

جواب:- رُمُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مجہول دراصل رُمِيُوْا تھا، یاء کی حرکت ماقبل کو دے کر یاء کو واؤ کر کے اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرادیا رُمُوْا ہوا۔ **گردان**- رُمِيَ، رُمِيَا، رُمُوْ، رُمِيَتْ، رُمِيَتَا، رُمِيْنَ، رُمِيْتَ، رُمِيْتُمَا، رُمِيْتُمْ، رُمِيْتِ، رُمِيْتُمَا، رُمِيْتُنَّ، رُمِيْتُ، رُمِيْنَا،

سوال:- اجتماع ساکنین کی اقسام مع تعریفات قلمبند کریں؟

جواب:- اجتماع ساکنین کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) **علیٰ حدہ** اگر ساکن اوّل مدہ ہو ثانی مدغم ہو کلمہ ایک ہو تو اجتماع ساکنین علیٰ حدہ ہے۔ (۲) **علیٰ غیر حدہ** جو ایسا نہ ہو یعنی علیٰ حدہ کی شرطوں میں سے اس میں ایک یا دو نہ ہوں یا تینوں نہ ہوں اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ ہے۔

سوال:- اجتماع ساکنین کا حکم تحریر کریں؟

جواب:- علیٰ حدہ مطلقاً جائز ہے جیسے اِحْمَآرٌّ، اُحْمُوْرٌّ اور علیٰ غیر حدہ صرف وقف میں جائز ہے جیسے اِلیٰ حِيْنْ اور غیر وقف میں جائز نہیں۔

سوال:- اجتماع ساکنین علیٰ غَيْرِ حَدِّہٖ جائز نہیں تو کیا عمل کیا جاتا ہے؟

جواب:- اگر ساکن اوّل مدہ ہو تو اس کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے لَيَدْعُنَّ میں واؤ حذف کر دیا گیا ہے اور اگر ساکن اوّل غیر مدہ ہو تو اسکو حرکت دی جاتی ہے جیسے قُلِ الْحَقّ۔

سوال:- مدہ اور غیر مدہ کی تعریف کریں؟

جواب:- (الف) حرف علت ساکن کے ماقبل کی حرکت اگر اس کے موافق ہو تو اُس حرف علت کو مدہ کہتے ہیں اور اگر ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو تو اس کو غیر مدہ کہتے ہیں۔

سوال:- دَعَتَا میں الف گرنے کی وجہ لکھیں؟

جواب:- (ب) دَعَتَا اصل میں دَعَوَتَا تھا واؤ متحرک فتحہ ماقبل کی وجہ سے الف سے بدل گیا اور الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا کیونکہ تاء اصل میں ساکن ہے اس لئے کہ یہ وہی تاء ہے جو دَعَتْ میں تھی اگرچہ اس وقت یہ تاء متحرک ہے مگر اصل کا اعتبار کرتے ہوئے الف کو گرادیا گیا۔

سوال:- دَعَا، يَدْعُوْا کے صیغہ ظرف اور اسم آلہ کی تعلیل کریں؟

جواب:- مَدْعىً (اسم ظرف) اصل میں مَدْعَوٌ اور مِدْعىً اسم آلہ اصل میں مِدْعَوٌ تھا، دونوں صیغوں میں واؤ چوتھی جگہ واقع ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل گیا پھر یاء متحرک ماقبل مفتوح الف ہو گئی اور الف اجتماع ساکنین با تنوین کی وجہ سے حذف ہو گیا اور تنوین عین کی طرف منتقل ہو گئی تو مَدْعىً اور مِدْعىً ہوا۔

سوال:- اِقَامَۃٌ اور اِسۡتِقَامَۃٌ اصل میں کیا تھے اور ان میں کس طرح تعلیل ہوئی؟

جواب:- اِقَامَۃٌ اصل میں اِقۡوَامٌ اور اِسۡتِقَامَۃٌ اصل میں اِسۡتِقۡوَامٌ تھا، دونوں میں واؤ کی حرکت ماقبل کو دے کر اس کو الف سے بدل دیا اور الف التقاء ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔

فائدہ:- مذکورہ بالا تعلیل خلاف قیاس ہے اس لئے کہ الف زائدہ سے پہلے واقع واؤ یا یاء الف نہیں ہو سکتے اس لئے صاحب علم الصیغہ نے اس طرح تعلیل کی ہے" کہ اقامۃ اصل میں اقومۃ اور استقامۃ اصل میں استقومۃ تھا واؤ قاعدہ نمبر (۸) سے الف ہو گیا تو اقامۃ اور استقامۃ ہوا۔ صاحب علم الصیغہ کی اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ قاعدہ نمبر (۸) میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ کلمہ مصدر بروزن افعال واستفعال نہ ہو اس لئے ارواح اور استصواب میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا چونکہ اقومۃ اور استقومۃ میں یہ شرط پائی جا رہی ہے اس لئے واؤ الف ہو جائے گا۔

سوال:- اَلۡخَوۡفُ (مصدر) سے صرف صغیر لکھیں نیز یہ بتائیں کہ صرف صغیر و کبیر سے کیا مراد ہے؟

جواب:- (الف) خَافَ، یَخَافُ، خَوۡفاً، فَھُوَ خَائِفٌ، وَخِیۡفَ، یُخَافُ، خَوۡفاً، فَذَاكَ مَخُوۡفٌ، اَلۡاَمۡرُ مِنۡهُ، خَفۡ، وَالنَّھۡیُ عَنۡهُ، لَاتَخَفۡ، اَلظَّرۡفُ مِنۡه، مَخَافٌ، الخ۔ (ب) متقدمین اہل صرف کے نزدیک ہر بحث سے ایک ایک صیغہ لے کر ان کو یکجا پڑھنے کا نام صرف صغیر اور ہر بحث کو الگ الگ پڑھنے کا نام صرف کبیر ہے متاخرین کے نزدیک بعض ابحاث کا ایک ایک صیغہ اور بعض کے تمام صیغے یکجا پڑھنے کا نام صرف صغیر ہے، الگ الگ ہر بحث کی گردان صرف کبیر ہے۔

سوال:- لفظ **معتل** ہفت اقسام میں کیا ہے اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب:- یہ ہفت اقسام میں مضاعف ثلاثی ہے اور معتل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) **معتل بیک حرف** اس کی تین قسمیں ہیں مثال، اجوف، ناقص۔ (۲) **معتل بدو حرف** اس کی دو قسمیں ہیں۔ لفیف مفروق، لفیف مقرون۔

سوال:- الرُّئیۃُ (دیکھنا) اس مصدر سے ماضی استمراری کی گردان تحریر کریں؟

جواب:- کَان یَرَیٰ، کَانَا یَرَیَانِ، کَانُوۡیَرُوۡنَ، کَانَتۡ تَرَیٰ، کَانَتَا تَرَیَانِ، کُنَّ یَرِیۡنَ، کُنۡتَ تَرَیٰ، کُنۡتُمَا تَرَیَانِ، کُنۡتُمۡ تَرَوۡنَ، کُنۡتِ تَرَیۡنَ، کُنۡتُمَا تَرَیَانِ، کُنۡتُنَّ تَرَیۡنَ، کُنۡتُ اَرٰی، کُنَّا نَرٰی۔ **معنیٰ**- کان یَرَیٰ، دیکھتا تھا وہ ایک مرد، الخ۔

سوال:- اِیۡوِ امر حاضر از اَوٰی یَأۡوِیۡ میں قاعدہ ۱۴ جاری کر کے واؤ کو یاء کیوں نہیں کیا گیا جو کہ ادغام کے بعد اِیِّ بن جاتا؟

جواب:- قاعدہ ۱۴ کے اجراء کیلئے یہ شرط ہے کہ واؤ اور یاء غیر مبدل ہوں اور اِیۡوِ میں یاء ہمزے سے مبدل ہے کیونکہ اصل میں اِئۡوِ تھا ہمزہ ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یاء ہو گیا تو اِیۡوِ ہوا۔

سوال:- مَشِیۡئَۃٌ میں خَطِیَّۃٌ کا قانون کیوں جاری نہیں ہوا؟

جواب:- خَطِیَّۃٌ کا قانون جاری کرنے کیلئے یہ شرط ہے کہ ہمزہ سے پہلے مدہ زائدہ ہواور مَشِیۡئَۃٌ میں ہمزہ سے پہلے یاء اصلی ہے۔

سوال:- تَحِیَّۃٌ میں کیا تعلیل ہوئی ہے؟

جواب:- تَحِیَّۃٌ اصل میں تَحۡیِیَۃٌ بروزن تَفۡعِلَۃٌ تھا پہلی یاء کی حرکت ماقبل کو دیکر اُس کو ثانی میں مدغم کیا تو تَحِیَّۃٌ ہوا۔

سوال:- قاعدہ ہے کہ لفیف کے عین کلمہ میں واقع یاء اور واوَ کی حرکت ماقبل کو منتقل نہیں کی جاتی جیسے تَقۡوِیَۃٌ میں حرکت منتقل نہیں کی گئی پس تَحِیَّۃٌ میں اس قاعدہ کے خلاف کیوں کیا گیا؟

جواب:- تَحِیَّۃٌ میں نقل حرکت اُس کے لفیف ہونے کے اعتبار سے نہیں بلکہ مضاعف ہونے کے اعتبار سے ہے یعنی ادغام کرنے کیلئے ایسا کیا گیا۔

سوال:- حروف شمسیہ اور حروف قمریہ کی تعداد اور وجہ تسمیہ لکھیں؟

جواب:- حروف شمسیہ د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن ہیں اور باقی حروف قمریہ ہیں چونکہ لام تعریف حروف شمسیہ ہیں مدغم ہوجاتا ہے جیسے والشمس، لیکن حروف قمریہ میں مدغم نہیں ہوتا جیسے القمر۔ اور یہ دونوں لفظ قرآن کریم میں ہیں اول ادغام کے ساتھ اور ثانی بغیر ادغام کے پس جن حروف میں ادغام ہوتا ہے وہ لفظ شمس سے مناسبت رکھتے ہیں اس لئے ان کو حروف شمسیہ کہتے ہیں اور جن حروف میں ادغام نہیں ہوتا وہ لفظ قمر سے مناسبت رکھتے ہیں اس لئے ان کو حروف قمریہ کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

مصنف کی دیگر تصنیفات

مکتبہ غوثیہ مہریہ

دار العلوم غوثیہ مہریہ رجسٹرڈ ملتان